Journal of Media Horizons
Volume 6, Issue 3, 2025
ISSN: 2710-4060 2710-4052

قرآن مجید میں عذابِ قبر کا بیان: پندرہ آیات کریمہ کی روشنی میں

Abdul Majeed[*1], **Awais Khan**[2]

[1]*Phd. in Quran and Sunnah at International Islamic University Malaysia*
[2] *Master in the Department of Usuludin at International Islamic University Malaysia*

[*1]abdulmajeedgul@gmail.com, [2]owaisjan223@gmail.com

DOI: https://doi.org/10.5281/zenodo.16932216

Keywords
Afterlife; Barzakh; Exegesis; Punishment of the Grave; Sunni Theology.

Article History
Received on 23 May 2025
Accepted on 28 July 2025
Published on 23 August 2025

Copyright @Author
Corresponding Author: *
Abdul Majeed

Abstract
The concept of the punishment of the grave holds significant importance in Islamic belief and is a consensus-based doctrine of Ahl al-Sunnah wa al-Jama'ah. This article aims to clarify and describe the clear evidence of the punishment in the grave as mentioned in the Qur'an. To achieve this, 15 Qur'anic verses have been compiled, from which classical exegetes have derived evidence for the existence of the punishment of the grave. The study reveals that multiple Qur'anic verses explicitly or implicitly indicate that sinners are subjected to punishment, while the righteous receive rewards after death and before the Day of Judgment. The repeated mention of the punishment of the grave throughout the Qur'an makes this belief definitive, leaving no room for disagreement.

IER
Institute for Excellence in Education & Research

مقدمہ

قبر میں عذاب(بد کاروں کے لیے) اور انعام (نیکو کاروں کے لیے)اہلِ سنت والجماعت کا اجماعی عقیدہ ہے، جس کا ثبوت قرآن و حدیث سے روزِ روشن کی طرح واضح ہے۔ اس مطالعہ میں عذابِ قبر کا قرآنی ثبوت پیش کیا گیا ہے۔ جس کے لیے 15 آیات کو جمع کیا گیاہے جن میں برزخ کے عذاب کا بیان ہے اور معتبر حوالوں سے اس کی تفسیر پیش کی گئی ہے۔ ان آیات کے مطالعے سے معلوم ہوتا ہے کہ قرآن کریم نے بار بار قبر کی سختیوں سے ڈرایا ہے۔ لہٰذعذابِ قبر کا ثبوت صرف احادیث صحیحہ سے ہی نہیں ہے بلکہ قرآنی آیات میں بھی موجود ہے جس کے بعد اس کے انکار کی کوئی گنجائش نہیں رہتی ہے۔ ایک مسلمان کے لیے یہ عقیدہ رکھنا لازمی ہے کہ مرجانے کے بعد محشر سے پہلے بھی انسان کے اس کے اعمال کے مطابق اچھی یا بری زندگی گزارنا ہوتا ہے جس کو حیاۃ برزخی سے بھی تعبیر کیا جاتا ہے۔ اس لیے قبر صرف مٹی کا ایک ڈھیر نہیں بلکہ نیک لوگوں کے آرام گاہ تو گناہ گاروں کے آلام گاہ ہے۔

قرآن مجید میں بیشتر جگہ پر عذابِ قبر کا ذکر صراحۃً یا ضمناً کیا گیا ہے،ان میں سے چند آیات جن سےمفسرین حضرات نے عذابِ قبرکے ثبوت پر استدلال کیا ہے مندرجہ ذیل ہے:

قرآن مجید کے پندرہ آیات میں عذابِ قبر کا ذکر:

سورۃ الغافر میں اللہ تعالی کا فرمان ہے:

1-(النَّارُ يُعْرَضُونَ عَلَيْهَا غُدُوًّا وَعَشِيًّا وَيَوْمَ تَقُومُ السَّاعَةُ أَدْخِلُوا آلَ فِرْعَوْنَ أَشَدَّ الْعَذَابِ) **[غافر**: 46]

ترجمہ:"آگ ہے جس کے سامنے انہیں صبح و شام پیش کیا جاتا ہے، اور جس دن قیامت آجائے گی،(اس دن حکم ہوگا کہ:)" فرعون کے لوگوں کو سخت ترین عذاب میں داخل کردو۔"**(آسان ترجمۂ قرآن:993)**

اس آیت کریمہ میں فرعونیوں کو عذاب دینے کا ذکر ہے کہ ان کو صبح وشام آگ کا عذاب دیا جاتا ہے اور قیامت کے دن ان کو سخت ترین عذاب دیا جائے گا،صبح وشام کا یہ عذاب مرنے کے بعد کا ہے کیونکہ زندگی میں ان کو اس طرح عذاب نہیں دیا گیا اور یہ آخرت کے عذاب کا بیان بھی نہیں کیونکہ اس کے بارے میں تو بعد میں

الگ سے فرمایا کہ قیامت میں ان کو سخت عذاب دیا جائے گا لہذا اس آیت سے ثابت ہوا کہ مرنے کے بعد قیامت سے پہلے فرعونیوں اور ان کے جیسے اعمال کرنے والوں کو صبح و شام آگ کا مزہ چکھایا جاتا ہے، یہی عذابِ قبر ہے۔

امام رازی رحمہ اللہ اس آیت کی تفسیر میں فرماتے ہیں:"أما قوله تعالى: (النار يعرضون عليها غدوا وعشيا) احتج أصحابنا بهذه الآية على إثبات عذاب القبر، قالوا: الآية تقتضي عرض النار عليهم غدوا وعشيا، وليس المراد منه يوم القيامة؛ لأنه قال: ويوم تقوم الساعة أدخلوا آل فرعون أشد العذاب، وليس المراد منه أيضا الدنيا؛ لأن عرض النار عليهم غدوا وعشيا ما كان حاصلا في الدنيا، فثبت أن هذا العرض إنما حصل بعد الموت وقبل يوم القيامة، وذلك يدل على إثبات عذاب القبر في حق هؤلاء، وإذ ثبت في حقهم ثبت في حق غيرهم؛ لأنه لا قائل بالفرق."[i]

تفسیر قرطبی میں مذکور ہے: "والجمهور على أن هذا العرض في البرزخ. احتج بعض أهل العلم في تثبيت عذاب القبر بقوله تعالى:" النار يعرضون عليها غدوا وعشيا" ما دامت الدنيا. كذلك قال مجاهد وعكرمة ومقاتل ومحمد بن كعب، كلهم قال: هذه الآية تدل على عذاب القبر في الدنيا، ألا تراه يقول عن عذاب الآخرة:" ويوم تقوم الساعة أدخلوا آل فرعون أشد العذاب".[ii]

اور تفسیر ابن کثیر میں ہے:

"وهذه الآية أصل كبير في استدلال أهل السنة على عذاب البرزخ في القبور، وهي قوله تعالى: {النار يعرضون عليها غدوا وعشيا}.[iii]

2۔ سورہ نوح میں اللہ تعالی فرماتے ہیں: (مِمَّا خَطِيئَاتِهِمْ أُغْرِقُوا فَأُدْخِلُوا نَارًا فَلَمْ يَجِدُوا لَهُمْ مِنْ دُونِ اللَّهِ أَنْصَارًا) [نوح: 25]

ترجمہ:"ان لوگوں کے گناہوں کی وجہ سے انہیں غرق کیا گیا، پھر آگ میں داخل کیا گیا، اور انہیں اللہ کو چھوڑ کر کوئی حمایتی میسر نہ آئے۔**"(آسان ترجمۂ قرآن:1231)**

اس آیت میں قوم نوح کے بارے میں بتایا گیا کہ ان کو غرق کرنے کے فوراً بعد آگ میں داخل کیا گیا، اس آگ سےمراد عذابِ قبر ہے۔ کیونکہ آیت میں فاء تعقیب لائی گئی ہے جس کا تقاضہ فورا عمل کرنے کا ہے، لہذا غرق کرنے کے فورا بعد آگ کا عذاب آیاجبکہ آخرت کا عذاب بعد میں آنے والا ہے۔ اسی طرح آیت کریمہ کے الفاظ بھی مرنے کے بعد عذاب کے وقوع پذیر ہونے کی خبر دے رہے ہیں، جو کہ برزخ کا عذاب ہے جس کا سلسلہ مرنے کے فورا بعد شروع ہو جاتا ہے اور آخرت کا عذاب قبر سے اٹھنے کے بعد شروع ہوتا ہے۔ (أعاذنا اللہ منہ)

چنانچہ تفسیر کبیر میں ہے: "تمسك أصحابنا في إثبات عذاب القبر بقوله تعالى: (أغرقوا فأدخلوا نارا) وذلك من وجهين: الأول: أن الفاء في قوله: فأدخلوا نارا تدل على أنه حصلت تلك الحالة عقيب الإغراق، فلا يمكن حملها على عذاب الآخرة وإلا بطلت دلالة هذه الفاء، الثاني: أنه قال: فأدخلوا على سبيل الإخبار عن الماضي".[iv]

اور تفسیرِ خازن میں ہے: "مِمَّا خَطِيئَاتِهِمْ أُغْرِقُوا"، أي: بالطوفان، "فَأُدْخِلُوا ناراً"، أي: في حالة واحدة، وذلك في الدنيا كانوا يغرقون من جانب ويحترقون من جانب. واستدل بعضهم بهذه الآية على صحة عذاب القبر؛ وذلك لأن الفاء تقتضي التعقيب في قوله تعالى: (أغرقوا فأدخلوا نارا) وهذا يدل على أنه إنما حصل دخول النار عقيب الإغراق، ولا يمكن حمله على عذاب الآخرة؛ لأنه يبطل دلالة الفاء، وقيل: معناه أنهم سيدخلون نارا في الآخرة فعبر عن المستقبل بلفظ الماضي؛ لصدق الوعد في ذلك، والأول أصح".[v]

3۔ سورۃ التوبہ میں ارشاد فرمایا: (وَمِمَّنْ حَوْلَكُمْ مِنَ الْأَعْرَابِ مُنَافِقُونَ وَمِنْ أَهْلِ الْمَدِينَةِ مَرَدُوا عَلَى النِّفَاقِ لَا تَعْلَمُهُمْ نَحْنُ نَعْلَمُهُمْ سَنُعَذِّبُهُمْ مَرَّتَيْنِ ثُمَّ يُرَدُّونَ إِلَى عَذَابٍ عَظِيمٍ) [التوبة: 101]

ترجمہ:"اور تمہارے ارد گرد جو دیہاتی ہیں، ان میں بھی منافق لوگ موجود ہیں، اور مدینہ کے باشندوں میں بھی۔ یہ لوگ منافقت میں(اتنے)ماہر ہوگئے ہیں(کہ) تم انہیں نہیں جانتے، انہیں ہم جانتے ہیں۔ ان کو ہم دو مرتبہ سزا دیں گے، پھر ان کو ایک زبردست عذاب کی طرف دھکیل دیا جائے گا"۔ **(آسان ترجمۂ قرآن:432)**

اس آیت میں مدینہ کے منافقوں کو تین دفعہ عذاب دینے کا ذکر کیا گیا ہے۔ مفسرین کی ایک جماعت کے نزدیک اس آیت کی تفسیر یوں کی گئی ہے کہ منافقین کو اول دنیا میں رسوا کرکے عذاب دیا جائے گا، پھر ان کو دوسری مرتبہ قبر میں عذاب دیا جائے گا، اس کے بعد ان کو آخرت کازبردست عذاب ہوگا۔امام بخاری نے اس آیت کو عذابِ قبر کے باب میں پیش کیا ہے، چناچہ علامہ ابن حجر رحمہ اللہ **فتح الباری شرح البخاری میں فرماتےہیں:**

"وقوله جل ذكره: "سنعذبهم مرتين" وروى الطبري وابن أبي حاتم والطبراني في الأوسط أيضا من طريق السدي عن أبي مالك عن بن عباس: قال خطب رسول الله صلى الله عليه وسلم يوم الجمعة، فقال: اخرج يا فلان! فإنك منافق، فذكر الحديث، وفيه: ففضح الله المنافقين، فهذا العذاب الأول، والعذاب الثاني عذاب القبر، ورويا أيضا من طريق سعيد بن أبي عروبة عن قتادة نحوه، ومن طريق محمد بن ثور عن معمر عن الحسن "سنعذبهم مرتين": عذاب الدنيا وعذاب القبر، وعن

محمد بن إسحاق قال: بلغني، فذكر نحوه، وقال الطبري بعد أن ذكر اختلافا عن غير هؤلاء: والأغلب أن إحدى المرتين عذاب القبر والأخرى تحتمل أحد ما تقدم ذكره من الجوع أو السبي أو القتل أو الإذلال أو غير ذلك."[vi]

اور تفسیر ابن کثیر میں اسی تفسیر کو سفیان ثوری، مجاہد، ابن جریج اور حسن بصری رحمہم اللہ سے نقل کیا ہے:

" قام رسول الله صلى الله عليه وسلم خطيبا يوم الجمعة، فقال: "اخرج يا فلان، فإنك منافق، واخرج يا فلان فإنك منافق". فأخرج من المسجد ناسا منهم، فضحهم. فجاء عمر وهم يخرجون من المسجد، فاختبأ منهم حياء أنه لم يشهد الجمعة، وظن أن الناس قد انصرفوا، واختبئوا هم من عمر، ظنوا أنه قد علم بأمرهم. فجاء عمر فدخل المسجد، فإذا الناس لم يصلوا، فقال له رجل من المسلمين: أبشر يا عمر! قد فضح الله المنافقين اليوم. قال ابن عباس: فهذا العذاب الأول حين أخرجهم من المسجد، والعذاب الثاني عذاب القبر. وكذا قال الثوري، عن السدي، عن أبي مالك نحو هذا. وقال مجاهد في قوله تعالى: {سَنُعَذِّبُهُمْ مَرَّتَيْنِ} يعني: القتل والسباء، وقال في رواية بالجوع، وعذاب القبر، {ثُمَّ يُرَدُّونَ إِلَى عَذَابٍ عَظِيمٍ} وقال ابن جريج: عذاب الدنيا، وعذاب القبر، ثم يردون إلى عذاب النار. وقال الحسن البصري: عذاب في الدنيا، وعذاب في القبر."[vii]

4۔ سورہ ابراہیم میں ارشاد فرماتے ہیں: {يُثَبِّتُ اللَّهُ الَّذِينَ آمَنُوا بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَفِي الْآخِرَةِ وَيُضِلُّ اللَّهُ الظَّالِمِينَ وَيَفْعَلُ اللَّهُ مَا يَشَاءُ} **[إبراهيم: 27]**

ترجمہ:"جو لوگ ایمان لائے ہیں، اللہ ان کو اس مضبوط بات پردنیا کی زندگی میں جماؤ عطا کرتا ہے اور آخرت میں بھی۔ اور ظالم لوگوں کو اللہ بھٹکا دیتا ہے، اور اللہ(اپنی حکمت کے مطابق) جو چاہتا ہے کرتا ہے۔" **(آسان ترجمۂ قرآن:556)**

ایمان والوں کو دنیا میں قول ثابت پر جماؤ عطا کرنے کامطلب ہے کہ اللہ تعالٰی کےفضل سے مؤمن پر کتنی زبردستی کی جائے، وہ توحید کےاس کلمے کو چھوڑنے کے لیے تیار نہیں ہوتا۔اورآخرت میں جماؤ پیدا کرنے کامطلب یہ ہےکہ قبر میں جب اس سے سوال و جواب ہوگا تو وہ اس کلمے و عقیدے کااظہار کرے گا، جس کے نتیجہ میں اس کو آخرت کی ابدی نعمتیں نصیب ہوں گی، جبکہ کافر دنیا اور قبر دونوں میں گمراہ اوربد نصیب ہو گا۔ اس آیت میں بھی قبر کےاحوال کا ذکر ہے کہ اگر ایک طرف بدعمل کو تو قبر میں سزا دی گی تو دوسری طرف ایمان والوں کے ساتھ اللہ رب العزت کی مدد شامل حال ہوگی۔ امام بخاری نے اس آیت سے عذاب قبر کے ثبوت پر استدلال کیا ہے۔چنانچہ انہوں نے صحیح بخاری میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ حدیث نقل فرمائی ہے: "حدثنا حفص بن عمر، حدثنا شعبة، عن علقمة بن مرثد، عن سعد بن عبيدة، عن البراء بن عازب رضي الله عنهما، عن النبي صلى الله عليه وسلم قال: " إذا أقعد المؤمن في قبره أتي، ثم شهد أن لا إله إلا الله وأن محمدا رسول الله، فذلك قوله: {يثبت الله الذين آمنوا بالقول الثابت} [إبراهيم: 27] " حدثنا محمد بن بشار، حدثنا غندر، حدثنا شعبة بهذا وزاد: {يثبت الله الذين آمنوا} [إبراهيم: 27] نزلت في عذاب القبر".(**صحيح البخاري**:98/2)

ترجمہ: حضرت براء ابن عازب رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے کہ آپ علیہ السلام نے فرمایا: **"**جب مومن کو قبر میں بٹھادیا جاتا ہے اور فرشتے اس کے پاس آتے ہیں(سوال و جواب کرنے کےلیے)تو پھر وہ اس کلمہ توحید لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کی گواہی دیتا ہے۔اسی بارے میں اللہ تعالی کا ارشاد مبارک ہے(یثبت اللہ الذین آمنوا بالقول الثابت)۔

دوسری روایت میں ہے کہ شعبہ کے طریق میں یہ اضافہ موجود ہے کہ کلام الہی(یثبت اللہ الذین آمنوا) کا نزول عذابِ قبر کے بارے میں ہوا ہے۔"

تفسیر بغوی میں درج ہے کہ یہی اکثر مفسرین کی رائے ہے: "قوله تعالى: {يثبت الله الذين آمنوا بالقول الثابت}: كلمة التوحيد، وهي قول: لا إله إلا الله، {في الحياة الدنيا}، يعني: قبل الموت، {وفي الآخرة}، يعني: في القبر. هذا قول أكثر أهل التفسير. وقيل: "في الحياة الدنيا": عند السؤال في القبر، "وفي الآخرة": عند البعث.والأول أصح...قوله تعالى: {ويضل الله الظالمين}، أي: لا يهدي المشركين إلى الجواب بالصواب في القبر، {ويفعل الله ما يشاء} من التوفيق والخذلان والتثبيت وترك التثبيت".[viii]

اور تفسیر جلالین میں مذکور ہے:

"{يثبت الله الذين آمنوا بالقول الثابت}: هي كلمة التوحيد، {في الحياة الدنيا وفي الآخرة}، أي: في القبر، لما يسألهم الملكان عن ربهم ودينهم ونبيهم فيجيبون بالصواب، كما في حديث الشيخين، {ويضل الله الظالمين}: الكفار، فلا يهتدون للجواب بالصواب، بل يقولون لا ندري، كما في الحديث، {ويفعل الله ما يشاء}."[ix]

5۔سورہ طہ میں اللہ تعالی کا فرمان ہے: (وَمَنْ أَعْرَضَ عَنْ ذِكْرِي فَإِنَّ لَهُ مَعِيشَةً ضَنْكًا وَنَحْشُرُهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ أَعْمَى) **[طه: 124]**

ترجمہ: "اور جو میری نصیحت سے منہ موڑے گا تو اس کو بڑی تنگ زندگی ملے گی، اور قیامت کے دن ہم اسے اندھا کرکے اٹھائیں گے۔"**(آسان ترجمۂ قرآن:684)**

اس آیت میں "معیشۃ ضنکا" سے مفسرین کی ایک جماعت نے قبر کی تنگی مراد لی ہے، یا تو قبر کے عذاب کی سختی کو تنگی سے تعبیر کیا گیا ہے اور یا بطورِ سزا کے قبر ا تنگ کرادینا مراد ہےھ جیسا کہ ایک روایت میں آتا ہے کہ گناہ گارآدمی پر قبر اس قدر تنگ کردی جائے گی اس کی پسلیاں ایک دوسرے میں گھس جائیں گی۔

جن روایات میں اس آیت کی تفسیر عذابِ قبر کے ساتھ کی گئی ہے، **ان کو علامہ ابن کثیررحمہ اللہ نے اپنی تفسیر میں درج کیا ہے:**"وقال سفيان بن عيينة، عن أبي حازم، عن أبي سلمة، عن أبي سعيد في قوله تعالى:{مَعِيشَةً ضَنْكًا}، قال: يضيق عليه قبره، حتى تختلف أضلاعه فيه. قال أبو حاتم الرازي: النعمان بن أبي عياش يكنى أبا سلمة. وقال ابن أبي حاتم: حدثنا أبو زُرْعة، حدثنا صفوان، حدثنا الوليد، حدثنا عبد الله بن لهيعة، عن دَرَّاج، عن أبي الهيثم، عن أبي سعيد قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم في قول الله عز وجل: {فَإِنَّ لَهُ مَعِيشَةً ضَنْكًا}، قال: "ضمة القبر" الموقوف أصح. وقال ابن أبي حاتم أيضًا: حدثنا الربيع بن سليمان، حدثنا أسد بن موسى، حدثنا ابن لهيعة، حدثنا دراج أبو السمح، عن ابن حُجَيْرة -اسمه عبد الرحمن -عن أبي هريرة، عن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال: المؤمن في قبره في روضة خضراء، ويرحب له في قبره سبعون ذراعا، وينور له قبره كالقمر ليلة البدر، أتدرون فيم أنزلت هذه الآية: { فَإِنَّ لَهُ مَعِيشَةً ضَنْكًا }؟ أتدرون ما المعيشة الضنك؟" قالوا: الله ورسوله أعلم. قال: "عذاب الكافر في قبره، والذي نفسي بيده، إنه ليسلط عليه تسعة وتسعون تِنِّينًا، أتدرون ما التنين؟ تسعة وتسعون حية، لكل حية سبعة رؤوس، ينفخون في جسمه، ويلسعونه ويخدشونه إلى يوم يبعثون" .رفعه منكر جدًا. وقال البزار: حدثنا محمد بن يحيى الأزدي، حدثنا محمد بن عمرو، حدثنا هشام بن سعد، عن سعيد بن أبي هلال، [عن أبي حُجَيْرة] عن أبي هريرة، عن النبي صلى الله عليه وسلم في قول الله عز وجل: {فَإِنَّ لَهُ مَعِيشَةً ضَنْكًا} قال: "المعيشة الضنك الذي قال الله تعالى: أنه يسلط عليه تسعة وتسعون حية، ينهشون لحمه حتى تقوم الساعة" وقال أيضًا: حدثنا أبو زُرْعَة، حدثنا أبو الوليد، حدثنا حماد بن سلمة، عن محمد بن عمرو، عن أبي سلمة، عن أبي هريرة، عن النبي صلى الله عليه وسلم: {فَإِنَّ لَهُ مَعِيشَةً ضَنْكًا} قال: "عذاب القبر". إسناد جيد."[x]

علامہ آلوسی رحمہ اللہ روح المعانی میں رقم طراز ہیں:

"وقال بعضهم: إن تلك المعيشة له في القبر بأن يعذب فيه. وقد روى ذلك جماعة عن ابن مسعود. وأبي سعيد الخدري. وأبي صالح. والربيع. والسدى. ومجاهد. وفي البحر عن ابن عباس: أن الآية نزلت في الأسود بن عبد الأسد المخزومي، والمراد ضغطة القبر حتى تختلف فيه أضلاعه. وروي ذلك مرفوعاً أيضاً."[xi]

6- سورہ غافر میں فرمایا: (قَالُوا رَبَّنَا أَمَتَّنَا اثْنَتَيْنِ وَأَحْيَيْتَنَا اثْنَتَيْنِ فَاعْتَرَفْنَا بِذُنُوبِنَا فَهَلْ إِلَى خُرُوجٍ مِنْ سَبِيلٍ) **[غافر: 11]**

ترجمہ: وہ کہیں گے کہ: **"**اے ہمارے پروردگار! آپ نے ہمیں دو مرتبہ موت دی، اور دومرتبہ زندگی دی۔ اب ہم اپنی گناہوں کا اعتراف کرتے ہیں، تو کیا(ہمارے دوزخ سے) نکلنے کاکوئی راستہ ہے؟**"**

(آسان ترجمۂ قرآن:987)

اس آیت سے معلوم ہوتا ہے کہ انسان کو دومرتبہ زندگی، اور دو مرتبہ موت دی گئی اس کی ایک تفسیر یوں کی گئی ہے کہ ایک مرتبہ دنیا میں زندہ کرکے موت آئی، اور دوسری مرتبہ قبر میں سوال و جواب کے لیے زندگی ملی، جس نے صحیح جواب دیا قبر اس کے لیے جنت کا ایک باغ ثابت ہوا، اور جو صحیح جواب نہ دے سکا، قبر اس کے لیے جہنم کاایک گڑھا بن گیا، اور پھر موت طاری ہو کر قیامت کے دن ابدی کامیابی یا ہمیشہ کی رسوائی کے لیے زندہ کیا گیا۔**علامہ رازی رحمہ اللہ اپنی تفسیر میں لکھتے ہیں:** "احتج أكثر العلماء بهذه الآية في إثبات عذاب القبر، وتقرير الدليل أنهم أثبتوا لأنفسهم موتتين حيث قالوا: { رَبَّنَا أَمَتَّنَا اثنتين } فأحد الموتتين مشاهد في الدنيا، فلا بد من إثبات حياة أخرى في القبر حتى يصير الموت الذي يحصل عقيبها موتاً ثانياً، وذلك يدل على حصول حياة في القبر... وبيانه أن المذكور في الآية أن الله أماتهم ولفظ الإماتة مشروط بسبق حصول الحياة إذ لو كان الموت حاصلاً قبل هذه الحالة امتنع كون هذا إماتة، وإلا لزم تحصيل الحاصل".[xii]

اور علامہ خازن رقم طراز ہیں: "قالُوا "رَبَّنا أَمَتَّنَا اثْنَتَيْنِ وَأَحْيَيْتَنَا اثْنَتَيْنِ" قال ابن عباس رضي الله عنهما: كانوا أمواتا في أصلاب آبائهم فأحياهم الله تعالى في الدنيا ثم أماتهم الموتة التي لا بد منها ثم أحياهم للبعث يوم القيامة فهذه موتتان وحياتان وقيل أميتوا في الدنيا ثم أحيوا في القبر للسؤال ثم أميتوا في قبورهم ثم أحيوا للبعث في الآخرة وذلك أنهم عدوا أوقات البلاء والمحنة وهي أربعة الموتة الأولى ثم الحياة في القبر ثم الموتة الثانية فيه ثم الحياة للبعث فأما الحياة الأولى التي هي من الدنيا فلم يعدوها لأنها ليست من أقسام البلاء وقيل ذكر حياتين وهي حياة الدنيا وحياة القيامة وموتتين وهي الموتة الأولى في الدنيا ثم الموتة الثانية في القبر بعد حياة السؤال ولم يعدوا حياة السؤال لقصر مدتها."[xiii]

7- **سورہ القمر میں ارشاد فرمایا ہے:** (وَلَقَدْ صَبَّحَهُمْ بُكْرَةً عَذَابٌ مُسْتَقِرٌّ (38) فَذُوقُوا عَذَابِي وَنُذُرِ) **[القمر: 38، 39]**

ترجمہ:"اور صبح سویرے ان پر ایسا عذاب حملہ آور ہوا جو جم کر رہ گیا(38) کہ "چکھو میرے عذاب اور میری تنبیہات کا مزہ!" (39)**(آسان ترجمۂ قرآن:1122)**

اس آیت میں قومِ لوط کے بارے میں بتایا گیا ہے کہ ان پر جو عذاب نازل ہوا، وہ دائمی اور ہمیشہ ہمیشہ کے لیے ہے،موت آنے سے وہ عذاب ختم نہیں ہوا، بلکہ اب سے لے کر قیامت تک ان کو عذاب ہوتا رہے گا، اور موت سے لے کر قیامت تک کے عذاب کو عذابِ قبر کہتے ہیں۔

تفسیرِ مظہری میں ہے: "وَلَقَدْ صَبَّحَهُمْ، أي: جاءهم وقت الصبح: بُكْرَةً أول النهار عَذابٌ: رمى الحجارة مُسْتَقِرٌّ، أي: يستقر بهم بعد الموت عذاب القبر حتى يسلمهم الى النار المؤبدة."[xiv]

اور علامہ زمخشری لکھتے ہیں: "{عَذَابٌ مُّسْتَقِرٌّ}: ثابت، قد استقرّ عليهم إلى أن يفضى بهم إلى عذاب الآخرة."[xv]

اور علامہ طبری رحمہ اللہ رقم طراز ہے: "وقوله تعالى: (مُسْتَقِرّ)، يقول: استقرّ ذلك العذاب فيهم إلى يوم القيامة حتى يوافوا عذاب الله الأكبر في جهنم."[xvi]

8۔ سورہ الانعام میں ہے: (وَلَوْ تَرَى إِذِ الظَّالِمُونَ فِي غَمَرَاتِ الْمَوْتِ وَالْمَلَائِكَةُ بَاسِطُو أَيْدِيهِمْ أَخْرِجُوا أَنْفُسَكُمُ الْيَوْمَ تُجْزَوْنَ عَذَابَ الْهُونِ بِمَا كُنْتُمْ تَقُولُونَ عَلَى اللَّهِ غَيْرَ الْحَقِّ وَكُنْتُمْ عَنْ آيَاتِهِ تَسْتَكْبِرُونَ) **[الأنعام: 93]**

ترجمہ: "اور اگر تم وہ وقت دیکھو(تو بڑا ہولناک منظر نظر آئے) جب ظالم لوگ موت کی سختیوں میں گرفتار ہوں گے،اور فرشتے اپنے ہاتھ پھلائیں ہوئے،(کہہ رہے ہوں گے کہ) "اپنی جانیں نکالو، آج تمہیں ذلت کا عذاب دیا جائے گا، اس لیے کہ تم جھوٹی باتیں اللہ کے ذمے لگاتے تھے، اور اس لیے کہ تم اس کی نشانیوں کے خلاف تکبر کا رویہ اختیار کرتے تھے"۔**(آسان ترجمۂ قرآن:298)**

جس طرح قوم لوط کے عذاب کے بارے میں قرآن نے کہا کہ وہ دنیا میں شروع ہوا تو ختم نہیں ہوا بلکہ قیامت تک رہے گا۔ اس آیت میں تمام ظالم لوگوں پر موت آنے کے ساتھ ہی ذلت آمیز عذاب شروع ہوجانے کا بیان ہے،جو بدستور روز حشر تک رہے گا۔ اور قیامت سے پہلے جو عذاب ہوگا، وہ قبر کا عذاب ہے۔ امام بخاری رحمہ اللہ نے اس آیت کو عذاب قبر کے باب میں لکھا ہے، **علامہ ابن حجر رحمہ اللہ فرماتے ہیں:** "فروى الطبراني وابن أبي حاتم من طريق علي بن أبي طلحة عن بن عباس في قوله تعالى: (ولو ترى إذ الظالمون في غمرات الموت والملائكة باسطو أيديهم) قال: هذا عند الموت، والبسط: الضرب، يضربون وجوههم وادبارهم.انتهى. ويشهد له قوله تعالى في سورة القتال(فكيف إذا توفتهم الملائكة يضربون وجوههم وأدبارهم) وهذا وإن كان قبل الدفن فهو من جملة العذاب الواقع قبل يوم القيامة، وإنما أضيف العذاب إلى القبر؛ لكون معظمه يقع فيه، ولكون الغالب على الموتى أن يقبروا، وإلا فالكافر ومن شاء الله تعذيبه من العصاة يعذب بعد موته، ولو لم يدفن، ولكن ذلك محجوب عن الخلق إلا من شاء الله."[xvii]

علامہ زمخشری کی تفسیر کشاف میں ہے:"{أَخْرِجُواْ أَنفُسَكُمُ}: خلصوها من أيدينا، أي: لا تقدرون على الخلاص،{اليوم تُجْزَوْنَ}، يجوز أن يريدوا وقت الإماتة وما يعذبون به من شدة النزع، وأن يريدوا الوقت الممتدّ المتطاول الذي يلحقهم فيه العذاب في البرزخ والقيامة. والهون الشديد، وإضافة العذاب إليه كقولك: رجل سوء يريد العراقة في الهوان والتمكن فيه."[xviii]

اور علامہ ثناء اللہ پانی پتی رحمہ اللہ فرماتے ہیں۔"(أَخْرِجُوا أَنْفُسَكُمُ): خبر للملئكة بعد خبر، يعنى: قائلون لهم، يعنى: للظلمين تغليظا وتعنيفا: اخرجوا أنفسكم إلينا من أجسادكم او أخرجوها من العذاب وخلصوها من أيدينا، (الْيَوْمَ): المراد به الزمان الممتد من وقت الامانة الى ما لا نهاية له."[xix]

8۔ **سورہ المؤمنون میں اللہ تعالی فرماتے ہیں:** (حَتَّى إِذَا جَاءَ أَحَدَهُمُ الْمَوْتُ قَالَ رَبِّ ارْجِعُونِ (99) لَعَلِّي أَعْمَلُ صَالِحًا فِيمَا تَرَكْتُ كَلَّا إِنَّهَا كَلِمَةٌ هُوَ قَائِلُهَا وَمِنْ وَرَائِهِمْ بَرْزَخٌ إِلَى يَوْمِ يُبْعَثُونَ) **[المؤمنون: 99، 100]**

ترجمہ: "یہاں تک کہ جب ان میں کسی پر موت آکھڑی ہوگی تو وہ کہے گا کہ:"میرے پروردگار! مجھے واپس بھیج دیجیے،(99) تاکہ جس دنیا کو میں چھوڑ کر آیا ہوں، اس میں جاکر نیک عمل کروں" ہر گز نہیں یہ تو ایک بات ہی بات ہے جو وہ زبان سے کہہ رہا ہے، اور ان(مرنے والوں) کے سامنے عالم برزخ کی آڑ ہے، جو اس وقت تک قائم رہے گی جب تک ان کو دوبارہ زندہ کرکے اٹھایا جائے۔"**(آسان ترجمۂ قرآن:739)**

مفسرین نے اس آیت کے ذیل میں جو روایات ذکر کی ہیں، اس سے معلوم ہوتا ہے کہ جب کافر موت کے وقت عذاب دیکھ لے گا تو تمنی کرے گا کہ اسے دنیا میں لوٹایا جائے تاکہ کوئی نیک عمل کرکے لائے، اور اس کو عذاب سے خلاصی ہو، مگر ان آرزووں کا اب کوئی فائدہ نہ ہوگا بلکہ اس کے لیے تو برزخ کا عذاب تیار ہے جو کہ قیامت تک رہے گا۔علامہ سیوطی نے در منثورمیں ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے اس آیت کی تفسیر میں نقل کیا ہےکہ جب کافر کو قبر میں عذاب کے لیے رکھا جائے گا تو وہ واپسی کا مطالبہ کرے گا لیکن اس کے لیے واپسی نہیں ہوگی، بلکہ قبر تنگ ہوجائے گی، اژدھے اور بچو اس کے اوپر مسلط ہوجائیں گے۔ ابن کثیر رحمہ اللہ اس آیت کی تفسیر میں عذاب قبر کی روایات نقل کرنے کے بعد فرماتے ہیں کہ "ومن ورائهم برزخ" یہ ان ظالموں کو برزخ کے عذاب کی دھمکی ہے جیسا کہ جہنم کی عذاب کی

دھمکی کے ان الفاظ سے دی گئی "من ورائهم جهنم" جیسا کہ کہا گیا کہ " من وارئهم عذاب غلیظ" لہذا اس سے برزخ کا عذاب مراد ہے جو محشر تک ملتا رہے گا۔:

در المنثور میں ہے: "قوله تعالى: (حتى إذا جاء أحدهم الموت قال رب ارجعون لعلي أعمل صالحا فيما تركت كلا إنها كلمة هو قائلها ومن ورائهم برزخ إلى يوم يبعثون) أخرج ابن أبي الدنيا في ذكر الموت وابن أبي حاتم عن أبي هريرة رضي الله عنه قال: إذا وضع الكافر في قبره مقعده من النار، قال: {رب ارجعون} حتى أتوب أعمل صالحا، فيقال: قد عمرت ما كنت معمرا، فيضيق عليه قبره، فهو كالمنهوش ينام ويفزع، تهوي إليه هوام الأرض: حياتها وعقاربها. وأخرج ابن أبي حاتم عن عائشة رضي الله عنها قالت: ويل لأهل المعاصي من أهل القبور يدخل عليهم في قبورهم حيات سود: حية عند رأسه وحية عند رجليه يضربانه حتى يلتقيان في وسطه، فذلك العذاب في البرزخ الذي قال الله تعالى: {ومن ورائهم برزخ إلى يوم يبعثون}"[xx]

تفسیر ابن کثیر میں ہے:وفي قوله تعالى: { وَمِنْ وَرَائِهِمْ بَرْزَخٌ } : تهديد لهؤلاء المحتضرين من الظلمة بعذاب البرزخ، كما قال تعالى: { مِنْ وَرَائِهِمْ جَهَنَّمُ } [الجاثية: 10] وقال { وَمِنْ وَرَائِهِ عَذَابٌ غَلِيظٌ } [إبراهيم: 17]. وقوله تعالى: { إِلَى يَوْمِ يُبْعَثُونَ } أي: يستمر به العذاب إلى يوم البعث، كما جاء في الحديث: "فلا يزال معذبا فيها"، أي: في الأرض."[xxi]

9-(وَلَنُذِيقَنَّهُمْ مِنَ الْعَذَابِ الْأَدْنَى دُونَ الْعَذَابِ الْأَكْبَرِ لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُونَ)[**السجدة**: 21]

ترجمہ: "اور اس بڑے عذاب سے پہلے بھی ہم انہیں کم درجے کے عذاب کا مزہ بھی ضرور چکھائیں گے، شاید یہ بعض آجائیں۔" **(آسان ترجمۂ قرآن:878)**

10- **سورہ الطور میں ارشاد فرمایا:** (وَإِنَّ لِلَّذِينَ ظَلَمُوا عَذَابًا دُونَ ذَلِكَ وَلَكِنَّ أَكْثَرَهُمْ لَا يَعْلَمُونَ) [الطور: 47]

ترجمہ: "اور اس سے پہلے بھی ان ظالموں کے لیے ایک عذاب ہے، لیکن ان میں سے اکثرلوگوں کو پتہ نہیں ہے۔"**(آسان ترجمۂ قرآن:1109)**

ان دونوں آیتوں میں قیامت کے بڑے عذاب سے پہلے جس کم درجے کے عذاب کا ذکر ہے اس کی تفسیر میں جہاں دنیا میں مصائب و تکالیف کا آنا ہے وہاں عذاب قبر بھی شامل ہے۔ در منثور، کشاف اور تفسیر ابن کثیر میں مجاہد، براء بن عازب اور ابو عبیدہ رحمہم اللہ سے یہ منقول ہے۔

درمنثورمیں منقول ہے:"وأخرج الفريابي وابن جرير وابن أبي حاتم عن مجاهد، {ولنذيقنهم من العذاب الأدنى} قال: عذاب الدنيا وعذاب القبر، وأخرج الفريابي وابن جرير عن مجاهد في قوله تعالى: {ولنذيقنهم من العذاب الأدنى} قال: القتل والجوع لقريش في الدنيا، والعذاب الأكبر يوم القيامة في الآخرة، وأخرج هناد عن أبي عبيدة في قوله تعالى: {ولنذيقنهم من العذاب الأدنى} قال: عذاب القبر."[xxii]

تفسیر کشاف میں ہے:"{ العذاب الأدنى }: عذاب الدنيا من القتل والأسر، وما محنوا به من السنة سبع سنين. وعن مجاهد رضي الله عنه: عذاب القبر."[xxiii]

علامہ ابن کثیر اس آیت کی تفسیر میں لکھتے ہیں: "وقوله تعالى: { وَلَنُذِيقَنَّهُمْ مِنَ الْعَذَابِ الأَدْنَى دُونَ الْعَذَابِ الأَكْبَرِ لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُونَ} قال ابن عباس رضي الله عنه: يعني بالعذاب الأدنى: مصائب الدنيا وأسقامها وآفاتها، وما يحل بأهلها مما يبتلي الله به عباده ليتوبوا إليه. وروي مثله عن أبي بن كعب، وأبي العالية، والحسن، وإبراهيم النَّخَعِي، والضحاك، وعلقمة، وعطية، ومجاهد، وقتادة، وعبد الكريم الجَزَري، وخَصِيف. وقال ابن عباس في رواية عنه: يعني به: إقامة الحدود عليهم. وقال البراء بن عازب، ومجاهد، وأبو عبيدة: يعني به عذاب القبر."[xxiv]

علامہ سیوطی حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے "عذابا دون ذلك " کی تفسیر عذاب قبر نقل کی ہے حضر ت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ عذاب قبر کا ذکر قرآن میں موجود ہے اور پھر یہ آیت پڑی{وَإِن لِّلَّذين ظلمُوا عذَابا دون ذَلِك}۔

در منثور میں ہے: "أخرج ابن جرير وابن المنذر عن ابن عباس في قوله تعالى: {وَإِن لِّلَّذين ظلمُوا عذَابا دون ذَلِك} قال: عذاب القبر قبل يوم القيامة. وأخرج هناد عن زاذان مثله. وأخرج ابن جرير عن قتادة أن ابن عباس قال: إن عذاب القبر في القرآن ثم تلا: {وَإِن لِّلَّذين ظلمُوا عذَابا دون ذَلِك}."[xxv]

11- **سورہ التکاثر میں ارشاد فرمایا:** (أَلْهَاكُمُ التَّكَاثُرُ (1) حَتَّى زُرْتُمُ الْمَقَابِرَ (2) كَلَّا سَوْفَ تَعْلَمُونَ (3) ثُمَّ كَلَّا سَوْفَ تَعْلَمُونَ) **[التكاثر**: 1 – 4]

ترجمہ: "ایک دوسرے سے بڑھ چڑھ کر(دنیا کا عیش) حاصل کرنے کی ہوس نے تمہیں غفلت میں ڈھال رکھا ہے، یہاں تک کہ تم قبرستانوں میں پہنچ جاتے ہو، ہر گز ایسا نہیں چاہیے۔ تمہیں عنقریب سب پتہ چل جائے گا، پھر(سن لو کہ:) ہرگز ایسا نہیں چاہیے۔تمہیں عنقریب سب پتہ چل جائے گا۔"**(آسان ترجمۂ قرآن:1309)**

اس آیت میں دنیا کے سازوسامان کے کثرت میں لگنے والوں کو قبر میں جانے کی دھمکی دی جارہی ہے۔ بتایا جارہا ہے کہ جن لوگوں کو زیادہ مال جمع کرنے نے غافل کر رکھا ہے، جب وہ قبروں میں جاکر عذاب چکھے گے تو ان کا ہوش ٹھکانے آجائے گا۔

تفسیر طبری میں اس آیت کو عذاب قبر کی دلیل بتایا ہے اور آیت کی یہی تفسیر حضرت علی رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے:

"وقوله تعالى:(حَتَّى زُرْتُمُ الْمَقَابِرَ)، يعني: حتى صرتم إلى المقابر فدفنتم فيها؛ وفي هذا دليل على صحة القول بعذاب القبر؛ لأن الله تعالى ذكره، أخبر عن هؤلاء القوم الذين ألهاهم التكاثر، أنهم سيعلمون ما يلقون إذا هم زاروا القبور وعيدا منه لهم وتهددا. وبنحو الذي قلنا في ذلك قال أهل التأويل. ذكر من قال ذلك: حدثنا أبو كُرَيب، قال: ثنا ابن عطية، عن قيس، عن حجاج، عن المنهال، عن زِرّ، عن عليّ قال:"كنا نشكّ في عذاب القبر، حتى نزلت هذه الآية:(أَلْهَاكُمُ التَّكَاثُرُ) ... إلى:(كَلا سَوْفَ تَعْلَمُونَ) في عذاب القبر." حدثنا ابن حميد، قال: ثنا حكام بن سلم، عن عنبسة، عن ابن أبي ليلى، عن المنهال، عن زِرّ، عن علي قال: "نزلت(أَلْهَاكُمُ التَّكَاثُرُ) في عذاب القبر." حدثنا ابن حميد، قال: ثنا حكام، عن عمرو، عن الحجاج، عن المنهال بن عمرو، عن زِرّ، عن عليّ، قال:ما زلنا نشكّ في عذاب القبر، حتى نزلت:(ألهاكم التكاثر حتى زرتم المقابر).[xxvi]

12- سورة البقرہ میں ارشاد باری ہے: (قُلْ إِنْ كَانَتْ لَكُمُ الدَّارُ الْآخِرَةُ عِنْدَ اللَّهِ خَالِصَةً مِنْ دُونِ النَّاسِ فَتَمَنَّوُا الْمَوْتَ إِنْ كُنْتُمْ صَادِقِينَ (94) وَلَنْ يَتَمَنَّوْهُ أَبَدًا بِمَا قَدَّمَتْ أَيْدِيهِمْ وَاللَّهُ عَلِيمٌ بِالظَّالِمِينَ) **[البقرة: 94، 95]**

ترجمہ: آپ ان سے کہیے کہ:"اگر اللہ کے آخرت کا گھر تمام انسانوں کو چھوڑ کر صرف تمہارے لیے مخصوص ہے(جیسا کہ تمہارا کہنا ہے) تو موت کی تمنا تو کرکے دکھاؤ، اگر واقعی سچے ہو"(94) اور(ہم بتائے دیتے ہیں کہ) انہوں نے اپنے جو کرتوت آگے بھیج رکھے ہیں، ان کی وجہ سے یہ کبھی ایسی تمنا نہیں کریں گے۔ اللہ ان ظالموں کو خوب جانتا ہے۔**("آسان ترجمۂ قرآن:69)**

13- **اسی طر سورہ الجمعہ میں ارشاد فرمایا ہے:** (قُلْ يَاأَيُّهَا الَّذِينَ هَادُوا إِنْ زَعَمْتُمْ أَنَّكُمْ أَوْلِيَاءُ لِلَّهِ مِنْ دُونِ النَّاسِ فَتَمَنَّوُا الْمَوْتَ إِنْ كُنْتُمْ صَادِقِينَ (6) وَلَا يَتَمَنَّوْنَهُ أَبَدًا بِمَا قَدَّمَتْ أَيْدِيهِمْ وَاللَّهُ عَلِيمٌ بِالظَّالِمِينَ) **[الجمعة: 6،7]**

ترجمہ:"(اے پیغمبر! ان سے) کہو کہ:" اے لوگو جو یہودی بن گئے ہو! اگر تمہارا دعویٰ یہ ہے کہ سارے لوگوں کو چھوڑ کر تم ہی اللہ کے دوست ہو،تو موت کی تمنا کرو اگر تم سچے ہو(6) اور انہوں نے اپنے ہاتھوں جو اعمال آگے بھیج رکھے ہیں، ان کی وجہ سے یہ کبھی موت کی تمنا نہیں کریں گے، اور اللہ ان ظالموں کو خوب جانتا ہے۔"**(آسان ترجمۂ قرآن:1184)**

ان آیات میں یہود کو بطورِ وعید کے مخاطب کیا گیا ہے کہ اگر تم اپنے دعوٰی میں سچے ہو کہ تم اللہ تعالیٰ کے مقربین میں سے ہو تو موت کی تمنا کرلو تاکہ تمہیں اس دارالامتحان سے آزادی حاصل ہو کر نعمتوں والی زندگی میسر آجائے، اور موت کی یہ دھمکی اس لیے دی گئی ہے کہ ان کو پتہ ہے کہ مرنے کے ساتھ ہی ان کے سارے مزے ختم ہوکر عذاب کا سلسلہ شروع ہوجائے گا، اس لیے وہ کبھی بھی موت کی تمنا نہیں کریں گے۔ اور مرنے کےمتصل بعد جو عذاب ان کو آگیرے گا، وہ قبر کا عذاب ہے۔ جیسا کہ روایات میں آتا ہے کہ اگر یہود موت کی تمنا کر لیتے تو اسی وقت اپنا ٹھکانا آگ کا دیکھ لیتے۔**چنانچہ تفسیر درِ منثور میں منقول ہے:**

"وأخرج ابن جرير عن ابن عباس في قوله تعالى: (قل إن لكم الدار الآخرة)، يعني: الجنة {خالصة}: خاصة، {فتمنوا الموت}: فاسألوا الموت، {ولن يتمنوه أبدا}؛ لأنهم يعلمون أنهم كاذبون، {بما قدمت}،قال: أسلفت. وأخرج عبد الرزاق وابن جرير وابن المنذر وأبو نعيم في الدلائل عن ابن عباس قال: "لو تمنى اليهود الموت لماتوا." وأخرج ابن جرير وابن أبي حاتم عن ابن عباس قال: "لو تمنوا الموت لشرق أحدهم بريقه." وأخرج أحمد والبخاري ومسلم والترمذي والنسائي وابن مردويه وأبو نعيم عن ابن عباس عن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال: «لو أن اليهود تمنوا الموت لماتوا، ولرأوا مقاعدهم من النار»[xxvii]

تفسیر روح المعانی میں مذکور ہے:

"{فتمنوا الموت إن كنتم صادقين}، في أن الجنة خالصة لكم، فإن من أيقن أنه من أهل الجنة اختار أن ينتقل إلى دار القرار، وأحب أن يخلص من المقام في دار الأكدار."[xxviii]

علامہ طبری رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

"يقول تعالى ذكره لنبيه محمد صلى الله عليه وسلم: قل يا محمد! لليهود(قُلْ يَاأَيُّهَا الَّذِينَ هَادُوا إِنْ زَعَمْتُمْ أَنَّكُمْ أَوْلِيَاءُ لِلَّهِ مِنْ دُونِ النَّاسِ): سواكم(فَتَمَنَّوُا الْمَوْتَ إِنْ كُنْتُمْ صَادِقِينَ)، في قيلكم، إنكم أولياء لله من دون الناس، فإن الله لا يعذّب أولياءه، بل يكرمهم وينعمهم، وإن كنتم محقين فيما تقولون فتمنوا الموت؛ لتستريحوا من كرب الدنيا وهمومها وغمومها، وتصيروا إلى روح الجنان ونعيمها بالموت."[xxix]

14- سورہ النبأ میں ارشاد فرمایا: (إِنَّا أَنْذَرْنَاكُمْ عَذَابًا قَرِيبًا يَوْمَ يَنْظُرُ الْمَرْءُ مَا قَدَّمَتْ يَدَاهُ وَيَقُولُ الْكَافِرُ يَالَيْتَنِي كُنْتُ تُرَابًا) **[النبأ: 40]**

ترجمہ: "حقیقت یہ ہےکہ ہم نے تمہیں ایک ایسے عذاب سے خبردار کردیا ہے جو قریب آنے والا ہے، جس دن ہر شخص وہ اعمال آنکھوں سے دیکھ لے گا جو اس کے ہاتھوں نے آگے بھیج رکھے ہیں، اور کافر یہ کہے گا کہ کاش! میں مٹی ہوجاتا۔"**(آسان ترجمۂ قرآن:1259)**

اس آیت میں اللہ تعالی نے قریب کے عذاب سے ڈرایا ہے، اس عذاب سے قیامت کا عذاب بھی مراد لیا جاسکتا ہے کیونکہ جس چیز نے آنا ہے وہ قریب ہی ہوتی ہے۔ لہذا قیامت کا دن بھی عنقریب آنے والا ہے اس دن نیک لوگ نوازے جائیں گے اور بروں کو سزا دی جائے گی۔ اور اس قریب کے عذاب سے عذاب قبر بھی مراد لے سکتے ہیں کہ البتہ وہ قیامت کے عذاب کے مقابلے میں قریب ہی ہے کہ جیسے ہی موت آئے گی تو اس کا سامنا کرنا پڑے گا۔ اس لیے بعض مفسرین نے "عذابا قریبا" کی تفسیر عذاب قبرکے ساتھ فرمائی ہیں۔

علامہ ثناء اللہ پانی پتی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:"(أَنْذَرْناكُمْ)، أيها الكفار! (عذاباً قَرِيباً)، يعنى: عذاب الاخرة؛ فان كل ما هوات قريب.أاو عذاب القبر، والموت أاقرب من شراك النعل."[xxx]

علامہ آلوسی رحمہ اللہ رقم طراز ہیں: "عذابا قريبا، هو عذاب الآخرة، وقربه؛ لتحقق إتيانه، فقد قيل: ما أبعد ما فات وما أقرب ما هو آت؛ أو لأنه قريب بالنسبة إليه -عز وجل-، أو يقال البرزخ داخل في الآخرة، ومبدؤه الموت وهو قريب حقيقة كما لا يخفى على من عرف القرب والبعد."[xxxi]

15-(أَوْلَى لَكَ فَأَوْلَى (34) ثُمَّ أَوْلَى لَكَ فَأَوْلَى) **[القيامة: 34، 35]**

ترجمہ:بربادی ہے تیری ہاں بربادی ہے تیری!(34) پھر سن لے کہ بربادی ہے تیری، ہاں بربادی ہے تیری!(35)**(آسان ترجمۂ قرآن:1250)**

آیت کریمہ میں چار دفعہ بربادی کاذکر ہے،علامہ نسفی رحمہ اللہ تفسیر مدارک میں لکھتے ہیں کہ پہلی مرتبہ بربادی موت کے وقت، دوسری مرتبہ بربادی قبر میں، تیسری مرتبہ بربادی قیامت کے دن، اور چھوتی مرتبہ بربادی جہنم کی آگ میں۔

"{أولى لَكَ}، بمعنى" ويل لك، وهو دعاء عليه بأن يليه ما يكره، { فأولى* ثُمَّ أولى لَكَ فأولى}، كرر للتأكيد، كأنه قال: ويل لك فويل لك ثم ويل لك فويل لك، وقيل: ويل لك يوم الموت ، وويل لك في القبر ، وويل لك حين البعث ، وويل لك في النار."[xxxii]

خاتمہ

قرآن مجید میں جہاں قیامت کے دن کی وعید سنائی گئی ہےوہاں مرنے کے فورا بعد شروع ہونے والے عذاب قبر سے بھی ڈرایا گیا۔ قرآن کریم میں قبر کے عذاب کا بار بار تذکرہ اس بات کا قطعی ثبوت ہے کہ قبر میں پڑا انسان صرف بے جان لاش نہیں ہوتی بلکہ اس برزخی زندگی میں بھی انسان کو اپنے اعمال کے حساب سے اچھے یا برے حالات کا سامنا کرنا پڑتا ہے جس کا سلسلہ قیامت تک کے لیے ہوتا ہے، اور پھر قیامت میں ابدی کامیابی یا ناکامی کا فیصلہ کردیا جاتا ہے۔ قرآن مجید میں قبر کے متعلق واضح اور قطعی دلائل اس عقیدے کو غیر مبہم اور ثابت شدہ حقیقت قرار دیتی ہے۔ امام طبری،قرطبی، ابن کثیر، رازی، بغوی اور نسفی جیسے مفسرین کا قرآنی آیات کی تفسیر میں عذاب قبر کا بار بار تذکرہ کرنااس بات کی دلیل ہے کہ عذابِ قبر کا عقیدہ نہ صرف احادیث صحیحہ سے ثابت ہے بلکہ قرآن بھی اس کا جابجا بیان کرتا ہے۔

قائمة المراجع(Bibliography)

- لألوسي، شهاب الدين محمود بن عبد الله الحسيني. *روح المعاني في تفسير القرآن العظيم والسبع المثاني*. تحقيق علي عبد الباري عطية. بيروت: دار الكتب العلمية، الطبعة الأولى، 1415هـ.
- البغوي، الحسين بن مسعود. *معالم التنزيل في تفسير القرآن*. تحقيق عبد الرزاق المهدي. بيروت: دار إحياء التراث العربي، الطبعة الأولى، 1420هـ.
- الخازن، علاء الدين علي بن محمد. *لباب التأويل في معاني التنزيل*. تصحيح محمد علي شاهين. بيروت: دار الكتب العلمية، الطبعة الأولى، 1415هـ.
- المحلي، جلال الدين محمد بن أحمد، والسيوطي، جلال الدين عبد الرحمن بن أبي بكر. *تفسير الجلالين*. القاهرة: دار الحديث، الطبعة الأولى.
- المظهري، محمد ثناء الله. *التفسير المظهري*. تحقيق غلام نبي التونسي. باكستان: مكتبة الرشدية، 1412هـ.
- النسفي، عبد الله بن أحمد. *مدارك التنزيل وحقائق التأويل*. تحقيق يوسف علي بديوي، مراجعة محيي الدين ديب مستو. بيروت: دار الكلم الطيب، الطبعة الأولى، 1419هـ/1998م.
- القرطبي، شمس الدين أبو عبد الله محمد بن أحمد. *الجامع لأحكام القرآن (تفسير القرطبي)*. (تحقيق أحمد البردوني وإبراهيم أطفيش. القاهرة: دار الكتب المصرية، الطبعة الثانية، 1384هـ/1964م.
- الرازي، فخر الدين. *مفاتيح الغيب (التفسير الكبير)*. (بيروت: دار إحياء التراث العربي، الطبعة الثالثة، 1420هـ.
- السيوطي، جلال الدين عبد الرحمن بن أبي بكر. *الدر المنثور في التفسير بالمأثور*. بيروت: دار الفكر، بدون تاريخ.
- الطبري، محمد بن جرير. *جامع البيان في تأويل القرآن*. تحقيق أحمد محمد شاكر. بيروت: مؤسسة الرسالة، الطبعة الأولى، 1420هـ/2000م.

- الزمخشري، محمود بن عمر .*الكشاف عن حقائق التنزيل وعيون الأقاويل في وجوه التأويل* .تحقيق عبد الرزاق المهدي. بيروت: دار إحياء التراث العربي، بدون تاريخ.
- ابن كثير، إسماعيل بن عمر .*تفسير القرآن العظيم* .تحقيق سامي بن محمد سلامة. الرياض: دار طيبة، الطبعة الثانية، 1420هـ/1999م.
- ابن رجب الحنبلي، زين الدين عبد الرحمن بن أحمد .*فتح الباري شرح صحيح البخاري* .المدينة المنورة: مكتبة الغرباء الأثرية، الطبعة الأولى، 1417هـ/1996م.

References

Al-Ālūsī, Shihāb al-Dīn Maḥmūd ibn ʿAbd Allāh al-Ḥusaynī. *Rūḥ al-Maʿānī fī Tafsīr al-Qurʾān al-ʿAẓīm wa-al-Sabʿ al-Mathānī*. Edited by ʿAlī ʿAbd al-Bārī ʿAṭiyyah. Beirut: Dār al-Kutub al-ʿIlmiyyah, 1st ed., 1415 AH.

Al-Baghawī, al-Ḥusayn ibn Masʿūd. *Maʿālim al-Tanzīl fī Tafsīr al-Qurʾān*. Edited by ʿAbd al-Razzāq al-Mahdī. Beirut: Dār Iḥyāʾ al-Turāth al-ʿArabī, 1st ed., 1420 AH.

Al-Khāzin, ʿAlāʾ al-Dīn ʿAlī ibn Muḥammad. *Lubāb al-Taʾwīl fī Maʿānī al-Tanzīl*. Edited by Muḥammad ʿAlī Shāhīn. Beirut: Dār al-Kutub al-ʿIlmiyyah, 1st ed., 1415 AH.

Al-Maḥallī, Jalāl al-Dīn Muḥammad ibn Aḥmad, and Jalāl al-Dīn al-Suyūṭī. *Tafsīr al-Jalālayn*. Cairo: Dār al-Ḥadīth, 1st ed.

Al-Maẓharī, Muḥammad Thanāʾ Allāh. *Al-Tafsīr al-Maẓharī*. Edited by Ghulām Nabī al-Tūnsī. Pakistan: Maktabat al-Rashīdiyyah, 1412 AH.

Al-Qurṭubī, Shams al-Dīn Abū ʿAbd Allāh Muḥammad ibn Aḥmad. *Al-Jāmiʿ li-Aḥkām al-Qurʾān (Tafsīr al-Qurṭubī)*. Edited by Aḥmad al-Bardūnī and Ibrāhīm Aṭfīsh. Cairo: Dār al-Kutub al-Miṣriyyah, 2nd ed., 1384 AH/1964 CE.

Al-Rāzī, Fakhr al-Dīn. *Mafātīḥ al-Ghayb (Al-Tafsīr al-Kabīr)*. Beirut: Dār Iḥyāʾ al-Turāth al-ʿArabī, 3rd ed., 1420 AH.

Al-Suyūṭī, Jalāl al-Dīn ʿAbd al-Raḥmān ibn Abī Bakr. *Al-Durr al-Manthūr fī al-Tafsīr bi-al-Maʾthūr*. Beirut: Dār al-Fikr, n.d.

Al-Ṭabarī, Muḥammad ibn Jarīr. *Jāmiʿ al-Bayān fī Taʾwīl al-Qurʾān*. Edited by Aḥmad Muḥammad Shākir. Beirut: Muʾassasat al-Risālah, 1st ed., 1420 AH/2000 CE.

Al-Zamakhsharī, Maḥmūd ibn ʿUmar. *Al-Kashshāf ʿan Ḥaqāʾiq al-Tanzīl wa-ʿUyūn al-Aqāwīl fī Wujūh al-Taʾwīl*. Edited by ʿAbd al-Razzāq al-Mahdī. Beirut: Dār Iḥyāʾ al-Turāth al-ʿArabī, n.d.

Ibn Kathīr, Ismāʿīl ibn ʿUmar. *Tafsīr al-Qurʾān al-ʿAẓīm*. Edited by Sāmī ibn Muḥammad Salāmah. Riyadh: Dār Ṭayyibah, 2nd ed., 1420 AH/1999 CE.

Ibn Rajab al-Ḥanbalī, Zayn al-Dīn ʿAbd al-Raḥmān ibn Aḥmad. *Fatḥ al-Bārī Sharḥ Ṣaḥīḥ al-Bukhārī*. Medina: Maktabat al-Ghurabāʾ al-Athariyyah, 1st ed., 1417 AH/1996 CE.

Al-Nasafī, ʿAbd Allāh ibn Aḥmad. *Madārik al-Tanzīl wa-Ḥaqāʾiq al-Taʾwīl*. Edited by Yūsuf ʿAlī Badiwī, revised by Muḥyī al-Dīn Dīb Mastū. Beirut: Dār al-Kalim al-Ṭayyib, 1st ed., 1419 AH/1998 C

حواشي

[i] فخر الدين الرازى، تفسير الكبير، مكتبه :521/27

[ii] تفسير القرطبي:318/15

[iii] تفسير ابن كثير:146/7

[iv] التفسير الكبير:659/30

[v] تفسير الخازن:347/4

[vi] فتح الباري لابن حجر:233/3

[vii] تفسير ابن كثير:205/4

[viii] تفسير البغوي:349/4

[ix] تفسير الجلالين:334

[x] تفسير ابن كثير:323/5

[xi] تفسير الألوسي:295/12

[xii] تفسير الرازي:307/13

[xiii] لباب التأويل في معاني التنزيل : 4/ 70

[xiv] التفسير المظهري:141/9
[xv] الكشاف:455/6
[xvi] تفسير جامع البيان في تأويل القرآن لمحمد الآملي الطبري:599/22
[xvii] فتح الباري لابن حجر:233/3
[xviii] الكشاف:143/2
[xix] التفسير المظهري:269/3
[xx] الدر المنثور في التفسير بالمأثور:114/6
[xxi] تفسير ابن كثير:494/5
[xxii] الدر المنثور في التفسير بالمأثور:554/6
[xxiii] الكشاف:300/5
[xxiv] تفسير ابن كثير:369/6
[xxv] الدر المنثور في التفسير بالمأثور:636/7
[xxvi] الطبري:580/24
[xxvii] الدر المنثور في التفسير بالمأثور:220/1
[xxviii] تفسير الألوسي:417/1
[xxix] تفسير جامع البيان في تأويل القرآن لمحمد الآملي الطبرى:379/23
[xxx] التفسير المظهري:183/10
[xxxi] تفسير الألوسي:22/ 118
[xxxii] مدارك التنزيل وحقائق التأويل:574/3

IEER
Institute for Excellence in Education & Research